بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۶ صفر ۱۳۹۱ھ، ۲۳ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

کاش انسان فانی لذّتوں کے مقابلہ میں ابدی اور مستقل خوشیوں کا اندازہ کر سکتا

ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے اور وہ ہے نماز

"یہ نہ سمجھو کہ خدا ہم سے خواہ مخواہ خوش ہو جائے اور ہم احتظاظ میں رہیں۔ مگر ایسے اندھوں کو اگر خدا کی طرف سے ہی پروانہ آجائے تو وہ ان لذتوں کو جو جسمانی خواہشوں اور ارادوں کی پیروی میں سمجھتے ہیں نہ چھوڑیں گے اور ان کو اس لذّت پر جو ایک مومن کو خدا میں ملتی ہے ترجیح دیں گے۔ خدا تعالیٰ کا پروانہ موجود ہے جس کا نام قرآن شریف ہے جو جنّت اور ابدی آرام کا وعدہ دیتا ہے مگر اس کی نعمتوں کے وعدہ پر چنداں لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور عارضی اور خیالی خوشیوں اور راحتوں کی جستجو میں کس قدر تکلیفیں غافل انسان اٹھاتا اور سختیاں برداشت کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی راہ میں ذرا سی مشکل کو دیکھ کر بھی گھبرا اٹھتا ہے اور بدظنی شروع کر دیتا ہے۔ کاش وہ ان فانی لذتوں کے مقابلہ میں ان ابدی اور مستقل خوشیوں کا اندازہ کر سکتا۔ ان مشکلات اور تکالیف پر فتح پانے کے لئے ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے۔ وہ کیا۔ وہ وہی نسخہ ہے جسکو نماز کہتے ہیں۔

نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے اللہ تعالیٰ نے ان تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتداء اذان سے شروع ہوتی ہے اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل اور آخر میں اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰-۲۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۲۱ ماہ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔ نقرس کی تھوڑی سی تکلیف باقی ہے۔ احباب کرام حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے چھوٹے بھائی مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور کا اکلوتا فرزند عزیز قمر احمد لمبے سال گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ میں جملہ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز سلمہٗ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور فضلوں رحمتوں اور برکتوں والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

گیمبیا کیلئے دوسرے ڈاکٹر کی روانگی

مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور ۲۸ اپریل کو ہوائی جہاز کے ذریعہ گیمبیا کے لئے لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

ڈاکٹر صاحب نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہا تھا۔ آپ لندن میں اپنا کام چھوڑ کر پاکستان آئے اور حضور پر نور سے ملاقات کے بعد گیمبیا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اہلِ افریقہ کی بہترین خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے آمین۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

درخواست دُعائے خاص

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

برادران و خواہرانِ جماعت نیز صحابہ و بزرگان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میری بھتیجی میرے منجھلے بھائی صاحب حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی لڑکی اور عزیز محمد احمد خاں کی بیوی میری بہو پتّہ کی پتھری اور درد سے عرصہ سے بیمار ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اب ۲۴ یا ۲۶ اپریل کو کرنل محمود الحسن پنڈی میں آپریشن کریں گے۔ سب کی خدمت میں عرض ہے کہ دردِ دل سے دعا کریں خدا تعالیٰ آپریشن بھی کامیاب فرمائے اور بعد میں بھی کوئی پیچیدگی نہ پیدا ہو خیر سے صحت پا کر گھر آئے۔ بہت فکر ہے اس کی کمزوری کی وجہ سے۔ بہت دعا کی ضرورت ہے۔

میں زیادہ اب لکھ بھی نہیں سکتی اور اکثر لکھوانے تک سے معذور رہتی ہوں مگر سب لکھنے والوں اور زبانی کہنے والوں کے لئے خصوصاً برابر بعونہٖ تعالیٰ دعا کرتی ہوں جواب نہ ملے تو کچھ خیال نہ کیا کریں۔ قبولیت دعا کے شرف سے خدا تعالیٰ نوازے اور توفیق مزید عطا فرمائے۔ یہ دعا بھی میرے لئے کرتے رہیں۔

والسلام
مبارکہ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت

قرآن کریم میں جہاں بھی ایمان لانے کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ بجا لانے کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے اس سے واضح ہے کہ نہ تو نرا ایمان مفید ہو سکتا ہے اور نہ نرے اعمال کوئی نفع دے سکتے ہیں ایک انسان لاکھ زبان سے کہے بلکہ دل سے بھی اقرار کرے کہ اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے اور محمد رسول اللہ ہیں اور عملاً کمزور ہو اور جو ہدایات اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں زندگی گذارنے کے لئے دی ہیں ان پر عمل نہ کرے اور ان کو اپنی زندگی میں جامۂ عمل نہ پہنائے بلکہ نفس امارہ کی پیروی کر کے برے برے کاموں میں حصہ لے نہ نماز روزہ کی پابندی کرے اور نہ اکل حلال کے لئے محنت کرے اور نہ اپنی حلال کی کمائی سے راہ خدا میں خرچ کرے تو ایسا ایمان اول تو پختہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پختہ ایمان کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کیا جاوے اگر ایسا ایمان نہیں ہے جس کے نتیجہ میں ہم نیکی میں فعال بن جائیں تو ایسا ایمان بیت عنکبوت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا کہ جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے لہذا ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ لازم ملزوم ہیں۔

اگر ہم دن رات نیک کاموں میں مصروف رہیں اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ رکھیں اور دعوےٰ کریں کہ ہم انسانیت کو کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں تو یہ بھی غلط دعوےٰ ہے۔ کیونکہ انسان کوئی عمل نہیں کرتا جس کی کوئی بنیادی غرض نہ ہو اگر ان اعمال کی بنیادی غرض احکام الٰہی کی فرمانبرداری نہیں بلکہ کچھ اور ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسا انسان منافق ہے اگر وہ دوسروں کے ساتھ بظاہر انصاف سے پیش آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں میں باانصاف مشہور ہو جائے اور اس مشہوری سے کوئی ذاتی اور دنیوی مفاد حاصل کرے مثلاً وہ اپنی دکان کے لئے زیادہ گاہک پیدا کرے وغیرہ وغیرہ مگر غور سے دیکھا جائے تو اس کا انصاف کرنا کوئی نیک عمل نہیں ہے۔ بلکہ خود غرضانہ عمل ہے جس کو ہم عمل صالح نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایسا انسان نیک اعمال کی حقیقی غرض معرفت الٰہیہ کو نہیں سمجھتا اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی ..... پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ لعنتی حالت ہے۔ خدا تعالےٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالےٰ نے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھکر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بیسود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالےٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالےٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

سپردم بتو مایۂ خویش را

خانۂ دل میں بٹھا لو ہم کو
رازِ ہستی ہیں چھپا لو ہم کو

دُرِّ نایاب ہیں ڈھونڈو ہم کو
گوہرِ زیست ہیں پا لو ہم کو

ہم ہمیشہ سے چراغِ شب ہیں
جب اندھیرا ہو جلا لو ہم کو

اک سفینہ ہیں یہ گرداب حیات
جس طرف چاہو بہا لو ہم کو

ڈوبتے دل کی نگوں اُمّیدو!
آؤ۔ اک شمع بنا لو ہم کو

بزم کا رنگ جبیں پر پھوٹے
بزم میں ایسے سجا لو ہم کو

سیلِ دوراں کے گذرتے لمحو
اک افسانہ بنا لو ہم کو

وقت کی خاک نہ کو دے اُٹھے
وقت سے پہلے اُٹھا لو ہم کو

ہم رہِ زیست کی ضو ہیں اختر
دامنِ دل سے لگا لو ہم کو

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ کے موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں

(مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

یہ دور دجالی فتنوں کا دور ہے جس کے مٹانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت وجلال اور آپ کو آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک مخلص جماعت عطا فرمائی۔ پھر آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے آپ کی وفات کے بعد خلافتِ دائمی کا وعدہ فرمایا۔ چونکہ اس زمانہ میں رحمٰن اور شیطان کی آخری جنگ ہے اور ہم خدا کی فوج کے سپاہی ہیں اس واسطے ہمارے لئے کامیابی کی یہی راہ ہے کہ ہم بدلے ہوئے حالات میں بدلا ہوا رویہ اختیار کریں۔ دنیا کے ہر اہم حادثہ پر انسان کے اندر طبعی طور پر کچھ تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً آدمی بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ایک عزیز یا قریبی پاس سے گزرتا ہے تو معاً چہرے کی رنگت متغیر ہو جاتی ہے۔ کوئی بڑا آدمی گزرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم مل جاتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی آمد کا علم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ابتلا آتے ہیں قرآن کریم میں ان کو خدا کا آنا قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح بڑے انعام کے ظہور کو خدا کا ظہور قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت میرے عزیزو اور بزرگو! خدا نے افواج محمدی کا جو سپہ سالار آپ کو عطا کیا ہے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتایا ہے:۔

انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء انا نبشرك بغلام نافلة لك۔

یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا کہ گویا آسمان سے خدا کا نزول ہوگا اور ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

پھر آپ کے والد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خدا نے بتایا:۔

"میں تجھے ایک لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۱۵ء)

پھر خدا نے آپ کو قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر بنایا جس کی بابت ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ بتایا گیا۔

انا نبشرك بغلام اسمه يحيى الم تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو عمر پانے والا ہوگا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔

یہ الہام ۶-۷ نومبر ۱۹۰۷ء کا ہے۔ اس میں ایک پسر کی بشارت دی گئی ہے جسے نافلہ کہا گیا ہے کیونکہ پوتے کے لئے بیٹے کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا ابن عبدالمطلب حالانکہ آپؐ حضرت عبدالمطلب کے پوتے تھے۔ اس لئے یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ہے۔ خدا نے آپ کے زمانہ میں مخالفین اسلام کی بابت یہ خبر دی ہے کہ وہ اصحاب الفیل کی طرح اسلام پر حملہ آور ہوں گے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۶ء میں یہ بشارت دی۔

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا تو اگر دنیا کی کل حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

پس خدا کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایسا زمانہ نصیب کیا۔ چونکہ شیطان کی شکست اور اسلام کی فتح قریب کی گئی ہے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں آپ سب کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کے رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کے دن اٹل ہیں اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کے رہے گا۔"

(الفضل ۲ جون ۱۹۷۰ء صـ۳)

اے حامیانِ دین! خلیفۂ وقت کی یہ بشارت ہم پر بہت سی ذمہ داریوں کو عائد کرتی ہے۔ جن میں سے چند ایک کی طرف تنبیہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلی ذمہ داری

ہم پر لازم ہے کہ ہم خلافت کی اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ خلافت کا ہمارے ایمانوں سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہر شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مومن اور نیکوکار ہے بلکہ مسلمانوں کی ہر جماعت کا یہی دعویٰ ہے۔ پھر یہ کیونکر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ صحیح معنوں میں کون مومن ہے اور کون نہیں۔ چونکہ ایمان کی تعریف ہی یہ ہے۔ تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان اس کے ماتحت ہم زبان کا اقرار تو سن سکتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن دل کے راز کا واقف تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں۔ دل کا راز تو وہ علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ اس لئے ہم کو اس بارے میں خدا تعالیٰ کے کلام کی شہادت مطلوب ہوگی اور ہم اسی کو سچا مومن سمجھیں گے جسے خدا مومن قرار دے۔ خدا کی گواہی ہمیں کیونکر حاصل ہو۔ اس بارے میں خدا نے ایک اصل قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے خدا فرماتا ہے۔ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کہ اے لوگو تم میرے عہد پورے کرو تو میں نے تم سے جو عہد کئے ہیں میں انہیں پورا کروں گا۔ پس جس جماعت یا فرد سے خدا اپنے عہدوں کو پورا کرتا ہے وہی گروہ خدا کی نگاہ میں مومن و نیکوکار ہوگا۔ آئیے ہم یہ بات قرآن کریم سے ہی معلوم کریں۔ کہ خدا نے مومن بندوں سے کیا کیا وعدے کئے ہیں۔ اور وہ کن کے حق میں پورے ہوئے سو ایک وعدہ خدا کا مومن بندوں سے یہ ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ خدا مومن اور نیکوکار لوگوں میں ویسے ہی خلیفہ مقرر کرے گا جیسے پہلے لوگوں میں اس نے خلیفہ مقرر کئے۔ یہ بات صرف ہم نہیں کہتے بلکہ جب ہندوستان میں علی برادران نے خلافت موومنٹ شروع کی تھی قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح تھی یا غلط اس میں جو لوگ سرگرم عمل تھے وہ بھی علی الاعلان یہی کہتے تھے کہ

"اگر ہم میں ایمان اور اعمال صالحہ ہوتے تو ہم سے خلافت جیسی نعمت عظمیٰ کے حصول کی اہلیت سلب نہ کر لی جاتی۔"

پس خلیفہ کا وجود ہمارے مومن اور نیکوکار ہونے کی آسمانی شہادت ہے۔ جب خلافت کا ہمارے ایمانوں سے اتنا گہرا تعلق ہے تو ہم پر کیا یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ ہم دل وجان سے اس کی قدر کریں اور شب و روز پروانوں کی طرح اس شمع کے گرد چکر لگائیں اور اس کی اطاعت میں محو ہو جائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے۔ امام کا مقام ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔"

(الفضل ۵ جون ۱۹۳۷ء)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

دوسری ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان احسان

(تقریر حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔ پہلی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے۔ تا وہ جسمانی نماز۔ روحانی نماز کی طرف محرک ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی بناوٹ ایسی رکھی ہے۔ کہ دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

جسمانی عبادت کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں بھی حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اور وہ روحانی قیام و سجود میں مشغول ہو جائے۔

ہیں! کہاں ہیں وہ لوگ؟ جن کا قول یہ ہے کہ دعا کے لئے رکوع و سجود، حرکات و سکنات، وضو و نماز کی قیود کی چنداں ضرورت نہیں۔ خدا کی یاد اور دعا کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ دعا اور ذکر الٰہی دل تک ہی محدود کافی ہے وہ اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں اپنے ایمان اپنے اقوال اور اپنی دعاؤں کو پرکھیں اور پھر موازنہ کریں۔

دعا اور ذکر الٰہی کے متعلق اسلامی نظریہ جو آج عملی طور پر ہماری جماعت پیش کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم نمازوں کو ان شرائط و آداب کے مطابق بروقت ادا کریں اور تمام تر حاجات اسی کے حضور میں کمال عجز و انکساری کے ساتھ ہوں۔ جن کے ساتھ کامل ایمان و یقین کی چاشنی ہو اور پھر علاوہ مقررہ نماز کے۔ حسب توفیق نوافل و تہجد۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کے ذرائع ہیں انہیں بھی عبادت کا حصہ قرار دینا چاہیئے۔

اور اس تمام عبادت کے ساتھ پوری توجہ اور محنت کے ساتھ۔ دنیاوی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا چاہیئے۔ جس میں خوف الٰہی غالب رہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کسی حال میں نہ ہونے پائے۔

اگر تمام امور رضائے الٰہی کے حصول پر مبنی ہوں تو پھر یہ تمام کام بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شامل ہیں اور ان کا اجر بھی لازمی ہے۔

یہی وہ اسلامی نظریہ ہے۔ جسے اس زمانہ میں عملی رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے رکھا۔

میری عزیزو! آپ ساری دنیا کو گھوم پھر کر دیکھ لیں۔ اور ساری دنیا کا مشاہدہ کریں۔ آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گی کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو صحیح معنوں میں آداب و شرائط عبادت کو سمجھتی اور اس پر عمل پیرا ہوتی ہے۔

اور جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جسے کما حقہ دعا اور ذکر الٰہی پر زندہ اور کامل یقین ہے۔ اور وہ اس کے عظیم الشان ثمرات کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور پھر وہ اس یقین اور ایمان پر قائم ہے کہ دعا وہ عظیم الشان طاقت اور قوت ہے۔ جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو روک سکتی ہے۔ دعا کا اس نوعیت کا حسین گر سکھانے والا، دعا پر ایمان و یقین اس کی قوت اس کی تاثیرات اور اس کے شیریں اثمار کی نشاندہی کرنے والا کون تھا۔ یہ کون ہادی تھا۔ جس نے انتہائی دردمند دل کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے اسے اس عظیم الشان احسان سے نوازا۔

یہ احسان عظیم ہم پر۔ ہمارے حبیب۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی فرمایا۔ ہزاروں درود اور سلام اس محسن پر۔ چنانچہ دعا کے تسلسل میں۔ دعا پر زور دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ:-

"دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر کوئی بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے۔ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

پھر فرمایا:-

یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے گرد مسلح سپاہی۔ ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور وہ ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔

میں سچ کہتی ہوں۔ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں اور مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے۔

ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں ان میں سے کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا۔ دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں۔ رشک کا مقام دعا ہے۔ میری عزیزو دعائے ابراہیمی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کی عظیم الشان تاثیر پر غور فرمائیے کہ آپ کی ذریت میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی فلاح کے لئے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری فرمایا اور اب اسی تسلسل میں اس صدی کے لئے ایک ہادی ایک مرسل۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور یہ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کی تاثیر ہی ہے جو آج ہم ناظر۔ ناصر دین کے بابرکت وجود کی نعمت سے نوازے گئے۔

ناظر، ناصر دین ہاں! وہ امن و امان کا پیامبر سکون و اطمینان کا پیامبر صلح و آشتی کا پیامبر۔ رحمت و برکت کا پیامبر۔

خدا کرے اس کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ ہم پر رہے۔ اس کی قیادت میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے۔ اور لہراتا چلا جائے۔ اللّٰھم ربنا آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن انشاء اللہ بتاریخ ۲۲ اپریل کو سول ہسپتال لائلپور میں ہوگا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم آپریشن کو کامیاب فرماوے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرما کر کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد رفیع عظیم انصار اللہ قائد آباد ضلع سرگودھا)

قسط نمبر ۲

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

سلطان احمد پیر کوٹی

احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ کے خیالات نیچریانہ تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے آپ کے نظریات یکسر تبدیل ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی صاحب کی وفات پر اس تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد کے معتقد تھے کبھی کبھی ایسے مسائل پر میرے ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں سے تھے اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ ہم دن کو کہتے کہ تارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو اندرونی بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں عمر بسر کر دی باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے"۔

(بدر ۱۲ جنوری ۱۹۱۶ء)

سر سید احمد خاں صاحب کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے جس نتیجہ پر حضرت مولوی صاحب پہنچے اسکے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"سر سید احمد خاں صاحب نے جو کچھ دعا اور وحی اور الہام و رؤیا و حقیقت کتاب اللہ کے متعلق لکھا ہے بالکل سطحی اور یورپ کے خشک فلسفیوں کے نقش قدم کی پیروی کی یا نہیں کی تعلیمات کے بالفاظ ترجمے ہیں انہوں نے ان مذہب میٹریلسٹوں اور فلسفیوں کے تیروں سے ڈر کر اپنا ان پھونس کی ٹٹیوں میں پناہ لی مگر اس کا نتیجہ سخت قابل افسوس ہوا اسلام میں اور دیگر مذاہب میں اور رویا۔ وحی الہام دعا اور قبول دعا اور قرآن کریم کے لفظاً و معناً معجزہ ہونے بحثوں میں سید صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ محض سطحی اور الہیات میں مطلق دسترس نہ رکھنے والے شخص تھے اور آخر کار مرسل اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اسلام کو دانا دشمنوں اور نادان دوستوں کی تردیدوں اور تائیدوں سے پاک اور مستغنی کر دکھایا اور آپ کے اعمال و اقوال نے ایک زمانہ پر آشکارا کر دیا کہ حقیقتہً یہ وہی شخص ہے جس کے لئے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام امانت رکھا تھا۔ میرے دل میں ہر وقت یہ تڑپ رہتی ہے کہ وہ ذوق اور بصیرت امور دین میں جو اس برگزیدہ خدا کی فیضان صحبت سے مجھے حاصل ہوئی ہے خشک فلسفیانہ نیچریت کے دلدادہ اور زہد رسمی اور تقشف عادی کے خوگر وہ بھی اس کی طرف توجہ کریں اور محظوظ ہوں میں نے ۲۳ برس تک سید صاحب کی تصانیف کو پڑھا اور شوق سے پڑھا اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ سید صاحب کے ہم آواز ہونے کے ایام میں منافق یا مقلد نہ تھا۔ میرے احباب خوب جانتے ہیں کہ اخلاص و سرگرمی سے ان خیالات کی تائید کرتا اور عالم السر والباطن گواہ ہے کہ اس وقت بھی نیک نیت اور رضائے حق مطلوب تھی مارچ ۱۸۸۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف صحبت حاصل کی ۱۸۹۱ء میں آپ کی صحبت میں مستقل طور پر رہنے کی توفیق ملی اور ۱۸۹۳ء کے آغاز میں آپ کے وہ علوم و حقائق منکشف ہوئے کہ میرے سینہ کو لوث اغیار سے دھو ڈالا۔ میں اپنے ذاتی تجربہ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ سید صاحب مرحوم کے مذہبی خیالات خدائے ذوالعجائب کے پانے کی راہ میں خطرناک سدّ ہیں"۔

بیعت کے بعد اکثر قادیان آیا کرتے تھے اور بسا اوقات وہاں سات آٹھ مہینہ تک رہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے مستفید ہوا کرتے تھے لیکن ستمبر ۱۸۹۸ء میں آپ مستقل ہجرت کر کے قادیان آ بسے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے ایک حصہ میں آپ کی رہائش تھی جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ملحق ہے اور اس کے بعد پھر آپ وہیں کے ہو کر رہ گئے کسی موقعہ پر قادیان سے باہر نہ گئے۔ ۱۹۰۳ء میں ایک موقعہ پر آپ کو ایک شادی کی تقریب میں شمولیت کے لئے ساتھ لے جانے کے لئے بعض احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر آپ نے قادیان سے باہر جانے سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے جو عشق و محبت حضرت مولوی صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ عطا کیا تھا وہ آپ کو ایک پل کے لئے بھی ان مبارک قدموں سے جدائی کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آ کر پھر رخصت طلب کرتے حضرت مولوی صاحب ان کو یہی نصیحت کرتے تھے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو

(بدر ۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

قادیان میں مسجد میں پانچ وقت نماز اور جمعہ کی امامت آپ کے سپرد ہوئی اور عمر بھر آپ یہ فرائض انجام دیتے رہے اس کے علاوہ آپ کی حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرائیویٹ سکرٹری کی تھی آپ تقریری اور تحریری جہاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممد و معاون تھے۔ خدمت اسلام کے سلسلہ میں آپ ہمیشہ مصروف رہے یہاں تک کہ بیماری اور انتہائی ضعف کی حالت میں بھی آپ اس جہاد سے نہ رکے۔ آپ نے حق رفاقت خوب ادا کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں محو تھے اور آپ کے خلق کی ہر ممکن پیروی کرنے کے شائق تھے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر آپ سے فرمایا:۔

"میرے خلق کی پیروی کرو"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاریخی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" آپ نے ہی جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں پڑھ کر سنایا اور تمام مذاہب کے پیروؤں سے داد حاصل کی۔ خطبہ الہامیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھا تو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں آپ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ قلمبند کیا اور جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر آپ نے اس خطبہ کا اردو ترجمہ سنایا۔ ۳ اگست ۱۹۰۲ء کو یہ ذکر ہوا کہ شکاگو کی طرز پر ایک مذہبی کانفرنس جاپان میں ہونے والی ہے تو حضور نے اس کانفرنس کے لئے ایک مضمون لکھنے کا ارادہ فرمایا اور اس منشاء کا اظہار فرمایا کہ:۔

"اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے ان کی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا ہو تو اسے خوب پڑھ سکتے ہیں"۔

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض عربی کتب کا اردو اور فارسی زبان میں ترجمہ کیا چنانچہ کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ آپ کے مشورہ پر جو ایک عربی مکتوب (التبلیغ) حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کا فارسی میں ترجمہ کیا آپ ترجمہ کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعد از آنکہ حضور مقدس مسیح موعود امام زمان مجدد عصر این دعوت نامہ را بمسلمانان عربی مبین ترقیم فرمود ندا رحمت و دعوت کہ خاصہ غیر منفکہ حضرت ایشان میباشد قلب اطہر و انور را تحریک کرد کہ پارسی زبانان را نیز از ان مائدہ سماویہ بہرہ مند میفرمائید بنابران این عاجز ہیچمیرز را کہ از خاک نشینان عتبہ عالیہ میباشد امر فرمودند کہ این درر غرر را بہ سلک زبان پارسی کشد و این ہمہ از وفور کرم و جوش رحمت حضرت ایشان است کہ این سیاہ کار را ہم در انباز دریں کار خیر ساختند فللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔ بندہ امتثالاً لامرہ الشریف اقبال باین امر مقدم دیگر نہ خدائے بزرگ مے داند کہ از بے مایگی ندامت و خجلت متصل لاحق حال بود و است۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں کا ایک خصوصی اجلاس

مورخہ ۵ اپریل بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کھاریاں میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا ایک خصوصی اجلاس عام مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک اور خدام الاحمدیہ کا عہد دہرانے کے بعد مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونے مستقل مزاجی سے اپنے لائحہ عمل پر گامزن ہونے اور سستیاں ترک کر کے مصروف عمل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم چوہدری صاحب کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔

آپ نے غیر ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقی مبلغین سلسلہ کی مساعی کے ایمان افروز نتائج، نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ دورہ یورپ و افریقہ اور اس کے دوران الٰہی تائیدات کے روشن نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اب افراد جماعت کو خصوصاً خدام کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام نہایت تیز کر دینا چاہیئے۔"

آپ نے فرمایا جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا احمدیت کی موجودہ نسل اور آئندہ آنے والی نسلوں پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو قائم کیا ان ذیلی تنظیموں میں سے خدام الاحمدیہ کی تنظیم جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے لائحہ عمل پر سختی سے کاربند ہونا چاہیئے اور سلسلہ کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میدان تیار ہے صرف عمل کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بے حد ضروری ہے کہ خدام اپنے اندر عمل کی روح پیدا کریں۔

آپ نے خدام کو یوم تبلیغ منانے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ تبلیغ کے سلسلے میں بعض مقامات پر جو جمود پیدا ہو رہا ہے اسے دور کیا جا سکے۔ آپ نے فرمایا کہ باقاعدگی سے اجلاس عام بھی منعقد کرنے ضروری ہیں۔ کیونکہ خدام میں بیداری پیدا کرنے کے لئے یہ ایک اہم ذریعہ ہیں۔

اجلاس نماز عشاء تک جاری رہا اور اس میں خدام و اطفال کے علاوہ مجلس انصاراللہ مقامی کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی مجالس کو بیدار کریں اور ان کی مالی پوزیشن کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ نیز جن مجالس کے بجٹ ابھی تک تشخیص نہیں ہوئے ان کے بجٹ تشخیص کروا کر جلد از جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔ اور ۳۰ شہادت / اپریل تک نصف بجٹ وصول کر کے مرکز کو ارسال فرما دیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے۔ بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے جس قدر بھی کام ہو۔ اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تاکہ مرکز مجلس کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آنی چاہیئے جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر سارے کی رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک کشف

حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا لڑکا جو آئندہ موجودہ ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود"

اس کشف سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت کا تعلق تعمیر مساجد سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس مقدس عزم کو پورا کرنے میں حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو منور کرنے کے لئے ممالک غیر میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وعدہ کنندگانِ ایوانِ محمود کی خدمت میں ضروری گزارش

جن احباب جماعت نے تعمیر ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کے بارہ میں تین صد تیرہ روپے یا اس سے زائد کے وعدے فرمائے تھے ان سے گزارش ہے کہ اپنے وعدہ جات کی رقوم جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔ کیونکہ ہال کی تعمیر کیلئے ضروری اخراجات کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے ایسے حضرات وعدہ کی ادائیگی فرما کر مجلس خدام الاحمدیہ کی معاونت فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم چوہدری نذیر احمد شاہ ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ کی تقریب رخصتانہ بتاریخ ۷ اپریل بروز بدھ ۱۹۷۱ء عمل میں آئی۔ بارات موضع کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ سے بوقت چار بجے بعد دوپہر بمکان پروفیسر چوہدری محمد ارشد صاحب والد الحاج چوہدری محمد رمضان صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ پہنچی۔ اس تقریب سعید کے موقع پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت مقامی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مستورات میں اور مکرم و محترم مولوی ابوالعطاء صاحب نے مردوں میں دعا کرائی۔ اسی روز بخیریت تمام شام چھ بجے بارات واپس کوٹ محمد یار پہنچی۔ عزیزم نذیر احمد کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۷۱ء کو عزیزہ صدیقہ علیم بنت چوہدری محمد رمضان صاحب سے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر محترم مولوی ابوالعطاء صاحب نے مسجد محمود ربوہ میں پڑھا تھا۔

۸ اپریل بروز جمعرات دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ کرام اور ربوہ و چنیوٹ کے کئی احباب نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی خانہ آبادی کو مبارک کرے اور دونوں خاندانوں کے لئے حسنات دارین کا باعث بنائے آمین

(چوہدری محمد سعد اللہ، ایٹائرڈ ٹیچر ساکن موضع کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

۴

۱۱۱	مکرم عبدالغفور صاحب مع اہل و عیال و خاندان شوگر ملز سرائے نورنگ	۹۰۰	روپے
۱۱۲	" صاحبزادہ عبدالبصیر صاحب ٹوپی	۱۰۰۰	"
۱۱۳	" عبدالجبار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ "	۵۰۰	"
۱۱۴	" صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب "	۵۰۰	"
۱۱۵	" صاحبزادہ عبدالسلام صاحب چارسدہ	۵۰۰	"
۱۱۶	" ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ڈیرہ غازی خان	۵۰۰	"
۱۱۷	" ڈاکٹر ذکر اللہ صاحب۔ ایبٹ آباد	۱۰۰۰	"
۱۱۸	" کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی سرائے صدر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	۹۰۴	"
۱۱۹	" مولوی چراغ دین صاحب مع اہل و عیال	۷۰۱	"
۱۲۰	" سکویڈرن لیڈر قاضی محمد شفیق احمد صاحب رسالپور	۵۰۰	"
۱۲۱	" میجر سید خیر البشر صاحب رسالپور	۵۰۰	"
۱۲۲	محترمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم سید خیر البشر صاحب	۵۰۰	"
۱۲۳	مکرم محمد حنیف صاحب منجانب والد صاحب مرحوم	۵۰۰	"
۱۲۴	محترمہ الٰہیہ صاحبہ مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال	۵۰۰	"
۱۲۵	مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۶۱-۱۱	۵۵۰	"
۱۲۶	" چوہدری رحمت خان صاحب " "	۵۰۰	"
۱۲۷	" چوہدری غلام نبی صاحب " "	۵۰۰	"
۱۲۸	" شیخ محمد شریف صاحب انیڈ سنز اوکاڑہ	۵۰۰	"
۱۲۹	" ڈاکٹر نصیر احمد صاحب قبولہ	۵۰۰	"
۱۳۰	محترمہ سلیمہ خورشید انور صاحبہ ملتان	۵۰۰	"
۱۳۱	" امۃ النصیر رشید صاحبہ	۵۵۰	"
۱۳۲	مکرم فضل الٰہی صاحب ایس پی ملتان	۵۰۰	"
۱۳۳	" کرنل سید بشیر احمد صاحب	۱۰۰۰	"
۱۳۴	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی	۵۰۰	"
۱۳۵	مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ریل بازار لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰	"
۱۳۶	" چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پیراں نائب	۵۰۰	"
۱۳۷	" ڈاکٹر عبدالمنان صاحب وکٹوریہ ہاسپٹل بہاولپور	۶۶۲	"
۱۳۸	" چوہدری محمد اکمل صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰۰	"
۱۳۹	" چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ فورٹ عباس "	۵۰۰	"
۱۴۰	محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبداللہ خان باجوہ چک ۱۰۳/۸-R	۵۰۰	"
۱۴۱	مکرم نور احمد صاحب قائد خدام سمہ سٹہ بذریعہ رانا مبارک احمد	۵۰۰	"
۱۴۲	" چوہدری محمد اکرم صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰۰	"
۱۴۳	" چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۰۳/۸-R	۵۰۰	"
۱۴۴	" چوہدری محمد علی صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۵۰۰	"
۱۴۵	جماعت احمدیہ جمال پور	۵۰۰	"
۱۴۶	مکرم چوہدری عبدالقدیر منجانب والد مرحوم مولوی رحیم بخش صاحب ماشاء احمدیہ	۵	"
۱۴۷	شیخ عبدالرحیم صاحب شرما شکار پور بذریعہ شیخ عبدالرشید صاحب سکھر	۵۰۰	"
۱۴۸	" محمود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ روہڑی سیمنٹ ورکس	۵۰۰	"
۱۴۹	" شیخ محمود احمد صاحب لیدر مرچنٹ رادھن	۵۰۰	"

سیدنا حضرت المصلح الموعود کا ایک خواب

اور

ہمارے زمیندار احباب

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے خواب دیکھا کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے وہ زمیندار ایسے ہیں جو مربعوں کے مالک ہیں وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ چاہے گا تو یہ ۶۰ ہزار ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر شخص سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے تو ۶۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۶۰ لاکھ سے بیس مساجد بن سکتی ہیں۔ اس رؤیا سے میں نے سمجھ لیا کہ اب خدا تعالیٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے اور وہ بھی ایسے زمینداروں میں جو کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں ... ... ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک مساجد ممالک بیرون کے تحت ہمارے زمیندار بھائی تھوڑا بہت حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مگر جو زمیندار بھائی اس خواب کی برکتوں کے وارث بننا چاہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی سالانہ قربانی بسلسلہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کو ایک سو روپیہ سالانہ سے کم نہ ہونے دیں۔

زمینداروں کے لئے سال میں کم از کم یک صد روپیہ تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے اور اس جذبہ کو اپنانے کی ضرورت ہے کہ ہمارے محبوب امامؑ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے جو زمیندار دکھائے۔ ان کا شمار بھی ان مخلصین کی صف میں ہو جائے اس کے لئے کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ کی قربانی ملک ملک میں خانۂ خدا تعمیر کروانے کے لئے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عام دوا اگر ناکام ہو گئی ہو تو
کیور CURE
آزمائیے۔ ہر مرض کے لئے کیور ہیو سسٹم کی کیورز CURES عرصہ دراز سے زیر استعمال ہیں
پرانے ضدی اور مزمن امراض
میں بطور خاص کیورز نے خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا دی ہے ہر مرض کی کیور کی قیمت دس روپے لٹریچر مفت۔ تیار کردہ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔
پیش کردہ: راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گول بازار۔ ربوہ

ولادت

میرے بڑے بھائی ڈاکٹر سلیم الدین اختر ڈینٹل سرجن آف ساہیوال کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اپریل ۱۹۷۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ لڑکا مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم کا نواسہ اور چوہدری علم الدین صاحب آف چنیوٹ کا پوتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

کریم الدین محلہ گڑھا چنیوٹ

درخواست دعا

میرے والد صاحب ۱۰ اپریل سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ جمعہ کے روز سے شدید قسم کے چکروں کے دورے پڑتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد احمد ابن مستری محمد دین کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد تو فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۶ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اسلام بنی نوع انسان کو توحید کے بلند ترین مقام پر پہنچانا چاہتا ہے

توحید حقیقی کے منافی نظریات اور قرآن مجید کی رو سے ان کی بالصراحت تردید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"ان چاروں الفاظ (ندّ۔ شریک۔ الٰہ، رب) میں سے الٰہ اور رب کے الفاظ تو خدا تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کر لئے جاتے ہیں لیکن ندّ اور شریک کے الفاظ صرف معبودان باطلہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جہاں ندّ کا لفظ استعمال ہوگا وہاں شریک فی الجوہر مراد ہوگا۔ (اگر جوہر میں مشابہت نہ ہو تو وہ چیز مثل کہلائے گی ندّ نہیں) اور جس جگہ شریک کا لفظ استعمال ہوگا وہاں شریک فی الصفات مراد ہوگا۔ خواہ اس کی عبادت کی جائے یا نہ کی جائے اور جہاں الٰہ یعنی معبود کا لفظ ہوگا وہاں صرف عبادت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ خواہ انہیں خدا کا شریک فی الجوہر تسلیم نہ کیا جائے اور جہاں رب کا لفظ استعمال ہوگا وہاں ایسی ہستیاں مراد ہوں گی جن کی ہر ایک بات خیر و شر کی تمیز کے بغیر مان لی جائے اور خدا اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کی جائے قرآن کریم میں ان سب اقسام کے شرک کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے کہ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(آل عمران ع ۶۵)

یعنی تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب کم سے کم ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنایا کریں۔ لیکن اگر اس دعوت اتحاد کے بعد بھی وہ لوگ پھر جائیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ آیت میں لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (۲) وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا (۳) وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فرما کر الٰہ یعنی معبود اور شریک اور رب تینوں اقسام شرک کی نفی تو صراحتاً کی گئی ہے مگر ندّ کی ضمنی طور پر نفی کی گئی ہے کیونکہ ندّ ان تینوں کے اندر شامل ہے یعنی جو ندّ ہوگا وہ بغیر عبادت اور شریک فی الصفات اور اطاعت کامل کے نہیں ہوگا۔ اور جب غیر اللہ کی عبادت اور شریک فی الصفات اور رب بنانے کو گناہ قرار دے دیا گیا تو ندّ کی خود بخود نفی ہو گئی لیکن اس کے علاوہ لا نعبد الا اللہ سے بھی ندّ کی نفی ہو جاتی ہے

غرض اسلام توحید کے جس بلند ترین مقام پر بنی نوع انسان کو پہنچانا چاہتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان نہ تو کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک فی الجوہر سمجھے نہ کسی کو اس کام میں شریک قرار دے خواہ اس کی عبادت کی جائے یا نہ کی جائے نہ غیر اللہ میں سے کسی کی پرستش کی جائے۔ اور نہ خدا اور اس کے انبیاء کے احکام کے خلاف کسی کی اس طرح اطاعت کی جائے جس طرح خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے یہ تمام چیزیں توحید حقیقی کے منافی ہیں ـــــ يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہ ان انداد سے ویسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔ دوسرے جتنی محبت انہیں خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیے اتنی ہی وہ اپنے انداد سے بھی کرتے ہیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ سے بھی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ سے کوئی حقیقی محبت نہیں پائی جاتی پہلے معنے کے لحاظ سے تو دونوں سے ان کی محبت یکساں معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے معنے کو مدنظر رکھتے ہوئے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ محض ایک لاف زنی ہے ورنہ ان دونوں محبتوں میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۳۶)

غلبۂ اسلام کے دن قریب تر لانے کے لئے جماعت مخلصین کی قربانیاں

اللہ تعالیٰ یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں مثمر ثمرات بنائے

جماعت احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دنیا بھر کو اسلام کے نور سے منور کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہرحال دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام)

تاریکی میں بھٹکنے والی دنیا اس امر پر مجبور ہوگی کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرے اور خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے۔ اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے کیونکہ یہ مالی سال کے آخری دن ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں مثمر ثمرات بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

تفصیل ضرور بھجوائیں

بعض جماعتیں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی رقوم بھجواتے وقت یہ تفصیل نہیں بھجواتیں کہ رقم کس کس چندہ دہندہ کی طرف سے ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھاتہ جات میں بروقت اندراج نہیں ہو سکتا۔ اور حسابات نامکمل رہتے ہیں آئندہ مہربانی فرما کر جماعتیں اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ رقم کے ساتھ تفصیل ضرور بھجوا دیا کریں۔ یعنی یہ کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں وعدہ کنندہ کی طرف سے ہے اور اتنی رقم پانچ سو سے کم ادائیگی کرنے والوں کی ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بعارضہ نزلہ زکام سر درد و علیل ہیں اور ان دنوں باوجود ہر ممکن علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ (محمد نواز مومن۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴